کتابخانه جامع
جامعة العلوم
معاونت پژوهش
مرکز جهانی علوم اسلامی

THE CENTER FOR ISLAMIC INTERNATIONAL STUDIES

مرکز جهانی علوم اسلامی

جمهوری اسلامی ایران - قم - ۱۳۵۸

مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی

تحقیق و ترجمه کتاب القصص القرآنی تألیف سیدمحمدباقر حکیم به زبان اردو

برای دریافت درجهٔ کارشناسی ارشد

در رشته فقه و معارف اسلامی

گرایش : قرآن

نگارش : سید مبین حیدر رضوی

استاد راهنما : سید شجاعت حسین رضوی

استاد مشاور : اخلاق حسین

شهریور ۱۳۸۶

کتابخانه جامع مرکز جهانی علوم اسلامی
شماره ثبت: ۴۹۰
تاریخ ثبت:

▣ مسئولیت مطالب مندرج در این پایان نامه ، به عهدهٔ نویسنده می باشد.

▣ هرگونه استفاده از این پایان نامه با ذکر منبع ، بلااشکال است و نشر آن در داخل کشور منوط به اخذ مجوز از مرکز جهانی علوم اسلامی است.

بسم الله الرحمن الرحيم

تقدیر وتشکر

تمام تعریف اس پروردگار کے لئے جس نے انسان کوزیور عقل سے زینت بخشی اوررسولوں کوانسان کے لئے راہ مستقیم کی جانب ہدایت کرنے کے لئے معبوث کیا رسول اور آل رسول پر کروروں سلام جن کی عنایتوں سے دین مبین قائم ہے خدا کے الطاف میں سے ایک یہ ہے کہ آسمانی کتابوں کونازل کیااس سلسلے کی آخری کڑی قرآن مجید ہے جوصبح قیامت تک آئین حیات ہے میں شکر گذار ہوں مرکز جہانی کے رئیس حاج آقای اعرافی کا جنھوں نے راہ تحقیق کو ہموار کیا نیز اپنے شفیق مدیرحاج آقای مصطفیٰ محامی کاشکر گذار ہوں جنھوں نے تربیت کے اہم عہدہ کوسنبھالا ہے اوراسی طرح سے مدیریت تحصیلات تکمیلی، مسئول پایان نامہ، گروہ قرآن وحدیث کے اعضاء کاممنون کرم ہوں میں فرض سمجھتا ہوں کہ استادرہنماحجۃ الاسلام سیدشجاعت حسین رضوی اوراستادمشاورحجۃ الاسلام اخلاق حسین صاحبان کاتہہ دل سے شکریہ اداکروں جنھوں نے اس زحمت کوقبول فرمایا۔

والسلام

سیدمبین حیدررضوی

انتساب!

مولی الموحدین سر اللہ فی العالمین مفسر اول قرآن مبین امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی پاک بارگاہ میں پیش کر کے شرف قبولیت کا متمنی ہوں۔

گر قبول افتدز ہے عزو شرف

سید مبین حیدر رضوی

چکیده

دراین شکی نیست که موضوع قصه قرآن یکی از موضوعات مهم قصه قرآن است که احتیاج به عنایت واهتمام خاصی دارد.قصه های قرآنی یك سوم قرآن است کتاب(القصص القرآنی)تالیف آیة الله شهید سید باقر الحکیم ره که به عنوان پایان نامه برای دریافت مدرك کارشناسی ارشد در زبان اردو ترجمه شده ، روی همین موضوع نگاشته شده. دراین کتاب قصه های اولوالعزم غیر از پیامبر اسلامی، تحلیل و تجزیه شده.درباب اول پنج تا فصل است

فصل اول: خصائص قرآن کریم است. دراین فصل دو تا نکته است،۱. قصص های قرآنی و هدف عمومی آن،۲.خصائص اساسی قصه های قرآن.

در فصل دوم :اغراض واهداف قصه های قرآن ذکره شده. از قبیل اغراض رسالت اغراض تربیت ، اغراض اجتماعی و تاریخی.

در فصل سوم:ظواهر قصه های قرآنی، تکرار قصه ها، اختصاص قصه های انبیاء در مناطق مشرق وسطیٰ.

در فصل چهارم:منهج و تطبیق قصه ها دراین ابعاد، اسباب تکرار قصه، تشخیص غرض سیاق قصه تفسیر اسلوب، دربیان مضمون، تحلیل و مضمون قصه.

در فصل پنجم:منهج دیگر قصه، مثلاً استخلاف آدم، وآراء دراین مسئله ومناقشه آراء .

باب دوم: در این باب قصه های اولوالعزم را جداگانه بحث وتحلیل شده منجمله ، نوح، ابراهیم ،موسیٰ، عیسیٰ علیهم السلام نیز دراین باب تعریف نبی ، ذکر احوال اقوام انبیاء ، از حیث اعتقادی ، اخلاقی، سیاسی، اجتماعی، ولکن بصورت مختصر. شخصیت نبی . ملاحظات عمومی قصه ها.

اختلاف منهج قصه حضرت موسیٰ با دیگر قصص انبیاء.

ملاحظات عمومی در بارهٔ ابحاث.

شهید حکیم سعی بر این داشتند که مدارك را به نفس نفیس مراجعه نمایند تا برای اساتذه نفع بخش باشد و برای طلاب کرام لایق استفاده باشد. این کتاب در زبان عربی بوده ومشتمل بر دو باب است.و پنج تا ملاحظات عمومی دارد .و ۳۵۷ صفحه است، و حدوداً از ۳۵ منابع و از دستهٔ اول استفاده شده است.....

فہرست مطالب

کچھ اپنی باتیں مہ.......... ۱
مقدمہ.......... ۳
مطالب کے حوالے سے کچھ عمومی ہدایات.......... ۶
پہلا باب: قرآنی قصے.......... ۱۰
پہلی فصل: قرآنی قصوں کی خصوصیات.......... ۱۱
قرآن میں نازل شدہ قصوں کے عمومی اہداف.......... ۱۲
قرآنی قصوں کی بنیادی خصوصیات.......... ۱۴
دوسری فصل: قرآنی قصوں کے اغراض ومقاصد.......... ۲۱
معاشرتی اور تاریخی مقاصد.......... ۲۲
تیسری فصل: قصے کے ظواہر.......... ۵۸
قرآنی قصوں کی تکرار.......... ۵۹
قصہ میں مشرق وسطی کے انبیاء کا خصوصی ذکر کرنا.......... ۶۳
حضرت ابراہیم وحضرت موسیٰ کے قصہ کی تاکید.......... ۶۷
اسلوب قصہ.......... ۷۶
چوتھی فصل: قرآنی قصوں کی تحلیلی نہج.......... ۷۹
تمہید.......... ۸۰
پانچویں فصل: قصہ آدم اور خلافت انسان.......... ۱۲۳

استخلاف آدم (انسان)............ ۱۲۴
آدم کو خلیفہ بنانے کی حکمت............ ۱۲۶
راہ استخلاف (خلیفہ سازی)............ ۱۴۴
دوسرا باب: چار اولوالعزم انبیاء............ ۱۵۸
پہلی فصل: قرآن میں حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ............ ۱۵۹
حضرت نوح علیہ السلام کی قوم............ ۱۶۱
حضرت نوح علیہ السلام کی شخصیت............ ۱۶۲
حیات حضرت نوح علیہ السلام............ ۱۶۵
عام ملاحظات (نکات)............ ۱۷۵
دوسری فصل: قرآن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ............ ۱۷۹
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم............ ۱۸۰
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت............ ۱۸۵
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حیات............ ۱۹۸
تیسری فصل: قرآن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ............ ۲۴۳
اسرائیلی معاشرہ............ ۲۴۴
چوتھی فصل: قرآنی قصوں کی تحلیلی نہج............ ۲۷۱
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ............ ۲۷۲
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم............ ۲۷۳
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت............ ۲۸۸
حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام............ ۲۹۹
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں عام ملاحظات (نکات)............ ۳۵۰
منابع و مآخذ............ ۳۵۹

کچھ اپنی بات

تمام تعریف خدائے وحدہ لاشریک کے لئے۔ اور دورد وسلام ہو ختمی المرتبت حضرت محمد بن عبداللہ اور ان کی آل پاک پر جنھوں نے اسلام جیسا دین لوگوں کو دیا۔ اور قرآن جیسی عظیم کتاب آئین حیات اور لائحہ عمل کے طور پر امت کے حوالے کیا یہ آخری آسمانی ، الہامی ، دینی کتاب ہے جو خدا کی جانب سے قلب رسول اکرم ﷺ پر نازل ہوئی۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جس میں ﴿لا ریب فیہ﴾ ہے۔ اس میں ﴿لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین ﴾ کا دعویٰ ہے۔ یہ شفاء ہے۔

اس میں حقائق انسانیت و بشریت ہیں اور گذشتہ انبیاء وامتوں کے حالات بھی اور صرف داستان یا قصہ گوئی کے لحاظ سے نہیں ، بلکہ حقیقت بیان ہے اور صاحبان عقل وخرد کے لئے سامان عبرت ہے۔

سر دست جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے کہ آیۃ اللہ شہید سید محمد باقر الحکیم کی تالیفات میں سے ایک ہے جس کا نام (القصص القرآنی) ہے یہ کتاب عربی زبان میں تھی۔ ہم نے اس کو اپنی تحقیق (پایان نامہ) کے طور پر اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ آیۃ محمد باقر الحکیم عربی کے مکمل ادیب تھے ان کی لطافت کو کسی حد تک قائم رہنے دیا ہے اس کا اندازہ اس کے مطالعہ کے بعد ہی ہوگا۔

اس میں قرآنی قصوں کو نہایت تجزیہ وتبصرہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے قرآنی قصوں میں اولوالعزم رسولوں کے قصے ، سوائے رسول اکرم ﷺ کے سب کو نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

اغراض اور اسلوب قصہ کو بہت عالمانہ طور پیش کیا گیا ہے۔

اس کتاب کی تالیف میں معتبر منابع سے مطالب اخذ کئے گئے ہیں۔

یہ کتاب شہید حکیم کے دروس کا مجموعہ ہے جو آپ نے بغداد میں امام جعفر صادق علیہ السلام یونیورسٹی اور قم میں تدریس کی ہے۔

خدایا تمام خدام دین آل محمد کو توفیق خدمت عطا کر۔ آمین

والسلام

سید مبین حیدر رضوی

مقدمہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ ''قرآنی قصے''، موضوعات قرآن میں سے ایک اہم موضوع ہے جوایک خاص عنایت وتوجہ کا محتاج ہے۔ کیونکہ قرآن تین حصہ قصوں پر مشتمل ہے۔

اس کی تائید میں احادیث موجود ہیں۔ اور یہ اس کے عمومی اور تفصیلی افادیت واہداف ہیں جس کو قرآن نے اپنا ہدف بنایا ہے۔

''کلیہ اصول دین'' بغداد یونیورسٹی کی چوتھی کلاس کے طلباء کے لئے میں ان موضوعات کو تیار کردہ روش کے مطابق بطور اختصار وخلاصہ پیش کرتا تھا۔

دھیرے دھیرے روش درس اور مضمون درس کے حساب سے اس میں کچھ نیا پن آیا اور قرآنی قصے بھی شامل ہو گئے پھر میں نے اس بحث میں کچھ وسعت دی تاکہ بعد میں ایک کتاب کی صورت میں لوگوں کے سامنے آسکے۔

حالانکہ میں نے اس کتاب کو کامل کر دیا تھا لیکن ہجرت کی وجہ سے یہ کتاب دسترس سے دور ہوگئی کیونکہ میری تمام جائداد من جملہ میری خاص لائبریری اس وقت کی ظالم بعثی حکومت نے غارت کرڈالی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام یونیورسٹی کے اعلیٰ تعلیماتی شعبہ کی جانب سے مجھ سے خواہش ظاہر کی گئی تو میں نے ان کی بڑی کلاسوں کے طلاب کے لئے اس درس کو پھر سے شروع کیا، میں نے اس موضوع میں کچھ اور بحثوں کا اضافہ کیا اور تشریح وتحلیل وتوسیع کا خاص خیال رکھا۔ اس کے بعد قم

مقدسہ میں موجود (مرکز جہانی) جو کہ غیر ایرانی طلاب کے لئے حصول علوم آل محمد کی تمام تر سہولتیں پیش کر رہا ہے جب انھوں نے ان بحثوں میں کچھ علمی مواد کو محسوس کیا تو اس بات کی خواہش کی کہ ان بحثوں میں سوائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر اولوالعزم رسولوں کے قصے اضافہ کر دیئے جائیں پھر میں نے حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، عیسیٰ، کے قصوں کا اضافہ کر دیا۔ ہر چند کہ اس کے قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ تحلیل وتجزیہ کے ساتھ ہمارے موضوع میں شامل تھا۔ لہٰذا یہ بحث دو قسموں پر مشتمل ہے:
(قرآنی قصے) (اولوالعزم رسولوں کے قصے)

پہلے باب میں پانچ فصلیں ہیں، پہلی فصل ا۔ قرآنی قصوں کی خصوصیات اس میں دو رخ ہیں۔ اقرآن میں ان کے قصوں ذکر کا عمومی ہدف۔

۲۔ اس کے خصوصی اثرات واہداف

دوسری فصل: قرآنی قصوں کے مقاصد۔ اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

رسالتی مقاصد، تربیتی مقاصد، معاشرتی اور تاریخی مقاصد،

تیسری فصل: قصوں کی ظاہر ہیئت وصورت پر بحث کی گئی ہے۔ مثلاً قصوں کی تکرار، مشرق وسطیٰ کے انبیاء کے واقعات کو قرآن میں خصوصی ذکر، بعض انبیاء جیسے موسیٰ وابراہیم علیہما السلام کے قصوں کی تکرار، قصہ کے بیان میں خاص اسلوب کی رعایت۔

چوتھی فصل: حسب ذیل عنوانات کے تحت ان قصوں کی تطبیق۔

ا۔ قصوں کے تکرار کے اسباب

۲۔ کسی موقع پر قصہ کو ذکر کرنے کا مقصد

۳۔ مضمون اور کیفیت بیان میں اسلوب وروش کی تبدیلی کی وجہ

۴۔ قصہ اور اس کے سیاق وسباق کا آپسی ربط

۵۔ جس زمانہ کا قصہ پیش کیا ہے اس کا تجزیہ

بعنوان نمونہ ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کو پیش کیا ہے جو کہ قرآنی قصوں میں وہ

واحد قصہ ہے جو متعدد مقامات پر اتنی طول وتفصیل کے ساتھ ذکر ہوا ہے۔اور تقریباً ۱۹ مقامات پر قرآن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کو پیش کیا گیا ہے یاد رہے کہ یہ چوتھی فصل ایک ایسی روش پیش کر رہی ہے جس کو قرآن کریم میں قصے کی بحث میں اپنایا جاسکتا ہے اور میری معلومات کے مطابق قرآنی قصوں کے سلسلہ میں یہ نئی روش ہے۔

پانچویں فصل: اس میں قرآنی قصوں کی دوسری روش کو پیش کیا ہے

اس میں زمین پر آدم (خلقت انسان) کا قصہ شامل ہے. ہم نے اس کی کوشش کی ہے کہ خلیفہ سازی کے نظریہ کو بطور خلاصہ پیش کریں۔ہم نے ان نظریات کو قرآنی پیرائے اور تفسیری آہنگ میں نہایت ہی سادہ وسلیس انداز میں متعدد آراء ونظریات اوران کی توضیح وتشریح کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی ہے،

ان نظریات وآراء کے پیش کرنے میں اپنے استاد شہید صدر کی روش کو اپنایا ہے، لہٰذا قرآنی قصوں کی دوسری روش کو پیش کر رہے ہیں، اور یہیں پر پہلی قسم ختم ہوتی ہے۔

دوسرا باب: (اولوالعزم رسولوں کے قصے) اس میں چار فصلیں ہیں ہر فصل ایک نبی سے مخصوص ہے نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ۔ان انبیاء کے حوالے سے حسب ذیل باتوں کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ نبی کی عمومی تعریف اور قرآن میں ان کا تذکرہ۔

۲۔ نبی کے قوم کی عقائدی، اخلاقی، سیاسی، معاشرتی حالت، بطور اختصار۔

۳۔ نبی کی شخصیت اور صفات پر روشنی،

۴۔ نبی کی حیات کے مراحل بچپن سے لے کر ریاست وسربراہی تک۔

۵۔ قصہ پر ایک طائرانہ نظر۔نیز نبی کی حیات کے ہر مرحلے پر ایک نظر

اس بحث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ دیگر انبیاء سے مختلف ہے اس لئے کہ حضرت موسیٰؑ کا قصہ قرآن میں جس جگہ بھی آیا ہے اس کا تجزیہ موجود ہے۔جس بات نے ہم کو اس روش کو اپنانے سے مستثنیٰ کردیا لہٰذا پہلے باب کا تکملہ ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ان قصوں کو پڑھنے کے بعد جو کہ قرآن کے اہم قصے ہیں طالب علم میں اتنی اہلیت آجاتی ہے کہ قرآن کے دوسرے قصوں کا ادراک کر سکے خاص طور سے اس وقت ہمارے سامنے قرآنی قصوں کی ایک خاص روش ہے (۱) اس بحث میں استاد وشاگرد کے سامنے بغیر کسی زحمت وکلفت کے علمی آفاق نمایاں ہوتے ہیں۔ اوراس بات کا امکان پایا جاتا ہے کہ استاد وشاگرد کو آمادہ کرے یا انھیں ترغیب دلائے کہ ان بحثوں کو ہر شخص ایک خاص روش پر لکھے۔

جیسا کہ بسا اوقات دیکھنے میں آیا کہ جب میں ان قصوں یا کسی قصہ کو بیان کرر ہا تھا تو ان بحثوں کے دوران تحریر طالب علم کی جانب سے کسی خاص عنوان وموضوع کا انکشاف ہوا۔

مطالب کے حوالے سے کچھ عمومی ہدایات

بہتر ہوگا کہ ان عمومی رعایتوں کی جانب اشارہ کردیں کیونکہ اس بحث کو سمجھنے میں وہ بہت مہم اور نفع بخش ثابت ہوں گی۔ خاص طور سے منابع اور وسائل اثبات،

دوسری وجہ اساتید کرام کے لئے یہ وضاحت بہتر سمجھتا ہوں تاکہ طلاب کرام کے سامنے مسائل کی وضاحت میں ان کو آسانی ہوسکے۔

پہلی ہدایت: میں نے منابع اور ماخذ کے حوالے سے خود مراجعہ کیا ہے جیسے: بحارالانوار۔ علامہ مجلسی، المیزان، علامہ طباطبائی، قصص القرآن ابن کثیر قصص القرآن، عبدالوہاب النجار، یہ ساری کتابیں بنیادی تفسیر کا مقام رکھتی ہیں۔

پہلی کتاب (بحارالانوار) ائمہ کرام سے نقل ہونے والی روایات کا عظیم مجموعہ ہے جو کہ قصہ کی تشریح کرتی ہے۔

---

(۱) ہم پہلے اس کی جانب اشارہ کرچکے ہیں۔

المیزان تفسیر قرآن کریم بہ قرآن کریم اور عقلی غور وخوض، انسانی معلومات، نیز تاریخی تجربات کی روش پر مشتمل ہے جمہور کے نزدیک جو تفسیر رائج ہے اس کو پیش کرتی ہے رائے اور قرآنی حوادث حسی اور تجرباتی حوادث سے قریب کرنے کے مکتب کو پیش کرتی ہے۔

نیز اہل بیت کے مکتب اور اس کتاب کے گروہ تالیف کی تنقید کے مدنظر مکتب جمہور میں منقول نصوص سے واقفیت کو بیان کرتی ہے۔

اس کتاب کی تدوین کے حوالے سے بعض اوقات ہم نے دیگر کتاب من جملہ، مجمع البیان، طبرسی، تفسیر المنار، سید رشید رضا، اور دیگر تاریخ ولغت کی کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

دوسری ہدایت: ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ قرآنی اسلوب کے پیش نظر بیان کئے گئے قرآنی قصے دوسری دینی نصوص سے بھی ہم آہنگ ہوسکیں، جیسے توریت انجیل یا رسول اور اہل بیت کرامؑ سے منقول حدیثیں۔ ظاہری بات ہے ایسے میں براہ راست منابع کی جانب مراجعہ کرنا اہمیت کی حامل ہے۔

ہم نے پہلے مرحلے میں قرآن کو منبع بنایا ہے پھر احادیث رسول واہل بیت رسولؐ اس کے بعد دیگر چیزوں کو ان قصوں کی وضاحت کے لئے استفادہ کیا ہے۔

تیسری ہدایت: اصحاب کی باتوں کو رسول اور اہل بیت رسول کی احادیث سے مقایسہ و موازنہ نہیں کر سکتے حتی ان کے قول کی حجیت واعتبار کو بھی کہہ سکتے ہیں اس لئے کہ ان (اصحاب) کے اقوال کا بھرم اس وقت رہے گا جب وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کریں۔ اور قرآن کے حوالے سے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ انھوں نے اہل کتاب سے لیا ہے لہٰذا ان کے قول کا کوئی اعتبار نہیں جو بھی قرآن کے قصوں کے حوالے سے نقل کریں گے (اگر اس کی تائید میں حدیث رسول موجود نہیں ہے تو)

چوتھی ہدایت: یہاں پر کچھ نکات ہیں جن کی جانب اشارہ کرنا بہتر سمجھتا ہوں تا کہ دوران تدریس اساتذہ کے لئے لائق استفادہ رہے۔

ا۔ ہم نے حتی الامکان بطور اختصار پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کی توضیح کو فصلوں میں

الگ الگ بیان کیا ہے تا کہ ادراک مفاہیم اور حفظ میں آسانی رہے۔ کیونکہ یہ قرآنی اسلوب ہے سوروں اور آیات کی تقسیم کے حوالے سے۔ اور قصوں کو تفصیل سے بیان کرنے کے بجائے ان کی تحلیل کو اہمیت دی کیونکہ اس کا فائدہ زیادہ ہے اور عمل کرنا آسان۔

۲۔ ممکن ہے استاد کے پاس زیادہ وقت نہ ہو، تا کہ یہ اور دیگر موضوعات کے بیان میں توازن رکھ سکے لہٰذا صرف اصل قصہ اور ان کے عنوانات کو پیش کر دے اور ان کی شرح و تفصیل نہ بیان کرے اور یہ ذمہ داری عزیز طلاب کرام کے حوالے کر دے تا کہ اس کا دقیق مطالعہ کریں اور اہم نکات کا انکشاف کریں حتی وہ اضافی نکات جن کی ضرورت نہیں ہے اس کو حذف بھی کر سکتے ہیں۔

۳۔ استاد کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ بعض قصوں کے منابع کی جانب طلاب کی راہنمائی کریں کہ خود مراجعہ کریں خاص طور سے اہل بیت کرامؑ کی ثقافت سے متعلق یا جن کی جانب تاکید اور اشارہ ضروری ہے اس طرح سے وہ قصے جو عقائد یا تاریخ سے متعلق ہیں۔

۴۔ استاد کے لئے بہتر ہوگا کہ اس بحث اور دیگر قرآنی موضوعات کی جانب جو حوزہ علمیہ میں بحرانی کیفیت اختیار کر گئے ہیں اس جانب تاکید کریں۔ کیونکہ اسلام کے چہرے کو پہچنوانے اور اخلاقی و سیاسی و معاشرتی و معنوی کردار میں ان کا بہت اہم کردار رہا ہے۔ خاص طور سے وہ قصہ جن کی وضاحت کی شدید ضرورت ہے اور وہ مشکلات و صعوبتیں جن کو انبیاء کرامؑ نے برداشت کیں۔ اور جن اسلوب کو اپنے اخلاق عمل و سیاست و معاشرتی زندگی میں اپنایا۔ طلاب کو ان چیزوں کا علم ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ علماء و مبلغین کی مشکلات وہی ہیں جو انبیاء کرام کی تھیں۔

﴿الذین یبلغون رسالات اللہ ویخشونہ ولا یخشون احدا الا اللہ﴾

''ترجمہ جو لوگ احکام رسالت کو پہنچاتے ہیں اور خوف خدا رکھتے ہیں وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے''۔

آخر میں خداوند منان کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ خدایا اس ناچیز خدمت کو قبول کرے اور اپنی اطاعت کی توفیق عنایت فرمائے اور علم و معرفت سے کسب فیض کے ساتھ ساتھ خیر پر خاتمہ

حیات ہو۔

خدا سے اس بات کے خواہاں ہیں کہ عمل کرنے والے اور طلاب علم کو اپنی پسند و رضا کے مطابق توفیق عنایت فرما، اور میرے اس عمل کو روز محشر کے لئے ذخیرہ قرار دے جس دن مال اور اولاد کچھ کام نہ آئے گی سوائے اس کے جس کو خدا نے قلب سلیم عطا کیا ہے۔

اس توفیق عمل پر خدا کا شکر گذار ہوں نیز وہ اعزاء واحباب جنھوں نے اس کتاب کو زیور طبع سے آراستہ کرنے میں جس بھی طرح کی خدمت انجام دی ان کا شکر گذار ہوں خاص طور سے اپنے فاضل فرزند ارجمند سید صادق الحکیم اور فاضل ماجد طائی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

والحمد لله رب العالمين

محمد باقر الحکیم

۱۸ر شوال ۱۴۱۸ھ

پہلا باب

قرآنی قصے

پہلی فصل: قرآنی قصوں کی خصوصیات

دوسری فصل: قرآنی قصوں کے اغراض و مقاصد

تیسری فصل: قصے کے ظواہر

چوتھی فصل: قرآنی قصوں کی تحلیلی نہج

پانچویں فصل: قصہ آدم اور خلافت انسان

پہلی فصل

قرآنی قصوں کی خصوصیات

قرآن میں نازل شدہ قصوں کے عمومی اہداف
قرآنی قصوں کی بنیادی خصوصیات

قرآن میں نازل شدہ قصوں کے عمومی اہداف

قرآنی قصوں کا دیگر قصوں سے بنیادی امتیاز یہ ہے کہ درحقیقت قرآنی قصے ایک ہدف ومقصد کے پیش نظر نازل ہوئے ہیں، اس کے تحت اس کی خصوصیات وامتیازات ہوں گے جوعنقریب بیان ہوں گے۔

قرآنی قصے صرف بعنوان قصہ ذکرنہیں ہوئے ہیں بلکہ ان کا ایک مستقل موضوع ہےاوران میں ایک طرح کی عبرت پوشیدہ ہے۔

ان قصوں میں گذشتہ خبریں اوران کے طرز زندگی آداب ورسومات تعزیت وتسلیت کا انداز لطف اندوزی کے طریقہ کومورخین اور قصہ گویوں کی طرح بیان نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ قرآن میں ان قصوں کو ذکر کرنے کا مقصد، دیگر اسلوبوں کو اپنانا تھا جن کو قرآن نے اپنایا ہے، تاکہ دینی اہداف ومقاصد پورے ہوسکیں جن کے لئے قرآن آیا ہےاورقرآنی قصے خودایک اہم اسلوب ہیں لہٰذا قرآن کریم جس طرح سے ہم گذشتہ بحث میں ذکر کر چکے ہیں (ہدف ونزول قرآن)

قرآن کریم ایسے دینی پیغام کو پیش کرتا ہے جس کا ہدف سب سے پہلے مختلف انداز میں تبدیلی پیدا کرنا ہے، ہم نے ان تبدیلیوں کوحسب ذیل امور میں بیان کیا ہے:

۱۔ بنیادی ومعاشرتی تبدیلی

۲۔ حیات انسانیت کوصحیح راستہ کی جانب راہنمائی جواس تفسیر کی بنیاد ہےاورقرآنی لفظوں میں جس کو ﴿صراط مستقیم﴾ کہتے ہیں۔